119

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے والے احمدی نوجوان

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام پر تین سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس تھوڑی سی مدت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی ہدایات کے ماتحت نوجوانانِ جماعت نے جس خلوص اور انہماک کے ساتھ تعمیری کاموں میں حصہ لیا ہے۔ اور دین کے لئے جس فدائیت اور ایثار کا نمونہ دکھایا ہے۔ وہ بہت ہی خوشکن اور قابلِ تعریف ہے۔ احمدی نوجوانوں کی ایک کافی تعداد اس تحریک کے ماتحت منظم ہو چکی ہے۔ اور وہ نہایت باقاعدگی اور استقلال کے ساتھ دینی کاموں میں حصہ لے رہے ہیں۔ خدمت خلق کے کئی ایک مشغولہ میں قابل قدر خدمات سجا لا رہے ہیں۔ محنت ومشقت کے کسی کام کے کرنے میں عار نہ کرنے۔ افسروں کی پوری پوری اطاعت اور فرمانبرداری کرنے۔ کوئی غلطی اور قصور ہو جانے پر نہ صرف صفائی کے ساتھ اس کا اعتراف کرنے بلکہ بخندہ پیشانی اس کی سزا برداشت کرنے کی تربیت حاصل کر رہے ہیں اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اس تربیت کی قابل تعریف مثالیں پیش کر رہے ہیں۔

پھر انفرادی طور پر اور وفود کے ذریعہ تبلیغ احمدیت بھی ان کے فرائض میں داخل ہے جس میں تحریری اور تقریری طور پر حصہ لیتے رہتے ہیں۔ نماز باجماعت کی پابندی کی تلقین کرتے ہیں۔ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیتے ہیں۔ ناخواندگان کی تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان لیا جاتا ہے غرض نوجوانوں کی تنظیم۔ ان میں قومی روح اور ایثار کا مادہ پیدا کرنا۔ اسلامی تعلیم کی اشاعت۔ قوم کے بچوں کی تربیت۔ اور انہیں اسلامی اخلاق میں رنگین کرنا مجلس خدام الاحمدیہ کا لائحہ عمل ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بارہا اس کی طرف توجہ دلا چکے ہیں ایک موقعہ پر حضور نے فرمایا:۔

"خدام الاحمدیہ کا کام کوئی معمولی کام نہیں۔ بلکہ نہایت ہی اہمیت رکھنے والا ہے۔ اور درحقیقت خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا اور اس کے مقررہ قواعد کے ماتحت کام کرنا ایک اسلامی فوج تیار کرنا ہے۔ . . . . . اور درحقیقت یہ روحانی ٹریننگ اور روحانی تعلیم وتربیت ہے۔ اس فوج کی جس فوج نے احمدیت کے دشمنوں کے مقابلہ میں جنگ کرنی ہے جس نے احمدیت کے جھنڈے کو فتح اور کامیابی کے ساتھ دشمن کے مقام پر گاڑنا ہے . . . . . جس دن یہ روح ہماری جماعت میں پیدا ہو جائے گی۔ اُس دن جس طرح باز چڑیا پر حملہ کرتا۔ اور اُسے توڑ مروڑ کر رکھ دیتا ہے اسی طرح احمدیت اپنے شکار پر گرے گی۔ اور تمام دُنیا کے ممالک چڑیا کی طرح اُس کے پنجہ میں آ جائیں گے۔ اور دُنیا میں اسلام کا پرچم پھر نئے سرے سے لہرانے لگ جائے گا"۔

۳۔ فروری ۱۹۳۹ء کے خطبۂ جمعہ میں فرمایا:۔

"میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے۔ کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اُسے ہوا نہ لگ جائے۔ بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے۔ تو کل وہ ہماری اولاد کے دلوں میں دفن ہو۔ اور پرسوں ان کی اولاد کے دلوں میں یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے۔ ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے۔ اور ایسی صورت اختیار کرے جو دُنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو"!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے ان ارشادات سے جہاں خدام الاحمدیہ کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ وہاں خدام میں داخل ہونے والے نوجوانوں کو اپنے فرائض اور ذمہ واریوں کا بھی بخوبی پتہ لگ سکتا ہے۔ اور انہیں معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کس عظیم الشان مقصد کے پیش نظر انہیں منظم کیا جا رہا ہے۔ اگر وہ اپنے ان فرائض کو مدنظر رکھیں گے۔ تو انشاء اللہ نہایت شاندار خدمات سرانجام دے سکیں گے۔

خدام الاحمدیہ کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلانے کے لئے مجلس مرکزیہ کی طرف سے سالانہ اجتماع کیا جاتا ہے۔ گذشتہ سالوں میں یہ اجتماع جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہوتا رہا۔ مگر اس سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی ہدایات کے ماتحت جلسہ سالانہ کے ایام کی بجائے دوسرے موقعہ پر رکھا گیا۔ اور جیسا کہ خدام الاحمدیہ کے ممبران کو معلوم ہے۔ آج خدا تعالے کے فضل سے اس جلسہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بھی تقریر فرمائیں گے۔ وہ خدام جو اس جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ ہم انہیں اس مبارک اجتماع میں شمولیت پر مبارکباد دیتے اور دُعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالے ان کے اس سفر کو مبارک کرے۔ اور انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات اور حضور کے جملہ ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ اے احمدی نوجوانو! یاد رکھو۔ کہ آج دُنیا کی نجات احمدیت میں ہے۔ اور احمدیت کی ترقی نوجوانوں سے۔ قربانیوں۔ فداکاریوں اور ایثار کا مطالبہ کر رہی ہے۔ اگر تم اپنے اندر وہ صفات پیدا کر لو۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ تمہارے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کی تشریح وتوضیح حضور کئی بار فرما چکے ہیں۔ تو بہت تھوڑے عرصہ کے اندر دُنیا میں ایسا عظیم الشان انقلاب پیدا کر لو گے۔ کہ ہر طرف امن وامان کا دور دورہ ہو گا۔

پس اے نوجوانو! تم جماعت کی ریڑھ کی ہڈی ہو۔ تم خدا تعالے کے سپاہی ہو۔ تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہو۔ تم احمد علیہ السلام کے تابع فرمان اور حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایاز ہو۔ تمہارا کام بہت اہم ہے اور تمہارے فرائض بہت شاندار۔ کوشش کرو۔ کہ تم نے خدام الاحمدیہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۵؍تبلیغ ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ کھانسی میں بھی تخفیف ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو تاحال کان کے درد اور جگروں کی تکلیف ہے۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو جگر اور ضعف کی شکائت ہے۔ حرم ثانی کی طبیعت بھی علیل ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

آج بعد نماز مغرب مسجد دار البرکات میں مولوی ابو العطاء نے تربیتی لیکچر دیا۔ اور بعد نماز عشاء مسجد نور میں ڈاکٹر محمد ثناء اللہ صاحب نے صفائی پر تقریر کی۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کے لئے سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ فیروز پور۔ صوبہ سرحد۔ شملہ۔ ملتان۔ لاہور۔ امرتسر اور گورداسپور کے اضلاع سے ممبران پہونچ گئے ہیں۔ مہمانوں کے قیام کا مدرسہ احمدیہ کے کمروں میں انتظام کیا گیا ہے۔

توسیع اشاعت "الفضل" اور خدام الاحمدیہ کا فرض

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جن اہم مقاصد کے پیش نظر خدام الاحمدیہ کی تنظیم فرمائی۔ ان میں سے ایک ضروری حصہ اسلامی تعلیم کی ترویج و اشاعت بھی ہے۔ احمدیت تکمیل اشاعت ہدائت کے دور کا پیغام ہے۔ اور اسلامی علوم اس ہدائت کا منبع۔ ان علوم کو پھیلانا ہمارا فرض ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس کے لئے ہمیں بیش بہا خزائن عطا کئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کی کتب ربانی علوم سے پر ہیں۔ اور ہر غور و فکر کرنے والا ان سے بقدر ہمت و استطاعت مستفید ہو سکتا ہے۔ الفضل ہماری جماعت کا ایک ہی آرگن ہے۔ جس میں ہم دنیائے حال کی مشکلات اور مسائل کے حل کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایمان افروز خطبات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی ترقی اور عروج کی رفتار اور مرکز احمدیت کے روزمرہ کے احوال کا علم حاصل کرتے ہیں علمائے کرام اور بزرگان سلسلہ کے علمی مضامین سے مستفید ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر مخلص احمدی الفضل کو حرز جان بناتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ پر "الفضل" کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے جماعت کی ذمہ داری واضح فرمائی تھی۔ اس سلسلہ میں بے شک ساری جماعت پر ہی توسیع اشاعت الفضل کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ مگر سلسلہ کے نوجوان حضور کے ارشادات کے خاص طور پر مخاطب ہیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم حضور کے ارشادات کی تعمیل میں اپنی ذمہ داری کو صحیح طور پر سمجھیں۔ اور "الفضل" کی اشاعت کی توسیع کے لئے کوشاں ہوں۔ بعض مجالس نے اس ضمن میں عمدہ کام کیا ہے۔ جو قابل تعریف ہے۔ امید ہے۔ کہ بقیہ مجالس اجتماعی طور پر اور اراکین انفرادی طور پر کوشش کر کے الفضل وسیع سے وسیع تر حلقہ میں پہونچانے کی کوشش کریں گی۔

خاکسار خلیل احمد ناصر جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

حصہ داران دار الانوار کمیٹی کے لئے ضروری اعلان

حصہ داران دار الانوار کمیٹی کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ماہ فروری ۱۹۴۲ء کی قسط کے ہمراہ چار روپے فی حصہ اغراض مشترکہ کے واجب ہیں۔ اس لئے حصہ داران کو چاہیے۔ کہ اس ماہ کی قسط ۲۵ روپے کی بجائے ۲۹ روپے فی حصہ کے حساب سے داخل خزانہ فرما دیں۔ وہ حصہ دار جنہوں نے تاحال اپنا مکان دار الانوار میں نہیں بنایا۔ ان کو چاہیے۔ کہ اپنا مکان جلد تعمیر کرنا شروع کر دیں۔ ایسے حصہ داروں کو قرعہ کی رقم مکان کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ادا کر دی جائے گی۔

سیکرٹری دار الانوار کمیٹی قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

احمدیت صداقت اسلام پر زندہ گواہ ہے

"ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات ایسے ہیں۔ کہ وہ ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ اور زندہ موجود ہیں۔ ان معجزات کا زندہ ہونا اور ان پر موت کا ہاتھ نہ چلنا صاف طور پر اس امر کی شہادت دے رہا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں۔ اور حقیقی زندگی یہی ہے۔ جو آپ کو عطا ہوئی ہے۔ اور کسی دوسرے کو نہیں ملی۔ آپ کی تعلیم اس لئے زندہ تعلیم ہے۔ کہ اس کے ثمرات اور برکات اس وقت بھی ویسے ہی موجود ہیں۔ جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر موجود تھے۔ دوسری کوئی تعلیم ہمارے سامنے اس وقت ایسی نہیں ہے۔ جس پر عمل کرنے والا یہ دعوےٰ کر سکے۔ کہ اس کے ثمرات اور برکات اور فیوض سے مجھے حصہ دیا گیا ہے۔ اور میں ایک آیت اللہ ہو گیا ہوں لیکن ہم خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے قرآن شریف کی تعلیم کے ثمرات اور برکات کا نمونہ اب بھی موجود پاتے ہیں۔ اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی اتباع سے ملتے ہیں۔ اب بھی پاتے ہیں چنانچہ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کو اسی لئے قائم کیا ہے تاوہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو۔ اور ثابت کرے۔ کہ وہ برکات اور آثار اس وقت بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامل اتباع سے ظاہر ہوتے ہیں۔ جو تیرہ سو برس پہلے ظاہر ہوتے تھے۔ چنانچہ صدہا نشان اس وقت تک ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور ہر قوم اور مذہب کے سرگروہوں کو ہم نے دعوت کی ہے۔ کہ وہ ہمارے مقابلہ میں آکر اپنی صداقت کا نشان دکھائیں۔ مگر ایک بھی ایسا نہیں۔ کہ جو اپنے مذہب کی سچائی کا کوئی نمونہ عملی طور پر دکھائے۔"

(الحکم ۲۴؍اپریل ۱۹۰۳ء)

تربیت کے لئے احباب اپنے آپ کو پیش کریں

قبل ازیں دو مرتبہ نظارت کی طرف سے تحریک کی جا چکی ہے۔ کہ تربیت کے لئے احباب اپنے آپ کو پیش کریں۔ مگر افسوس کہ بہت تھوڑے احباب نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے حالانکہ تربیت کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے احباب کو اس طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ ایک شخص کو احمدیت میں داخل کر لینا اتنا مشکل نہیں جتنا احمدیت کی تعلیم سے واقف کرنا اور اس پر عمل کرانا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے اسلام کے قیام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر چھوڑا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مدح صحابہ میں فرماتے ہیں ؎

نهضوا لنصر نبيّنا بوفاءٍ
عند الضلال وفتنة صمّاء

پس میں احباب کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے آپ کو تربیت کے لئے پیش کریں۔ ہر دوست کو کم از کم اپنے آپ کو پندرہ دن کے لئے پیش کرنا ہوگا۔ جماعت ہائے ضلع گورداسپور۔ لاہور۔ سرگودھا۔ ریاست بہاولپور۔ ہوشیارپور۔ اور لدھیانہ خاص توجہ کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت

دار الشکر کمیٹی کا اعلان

بموجب قواعد دار الشکر کمیٹی کے دو قرعے ڈالے گئے۔ جو مندرجہ ذیل احباب کے نام نکلے

(۱) بابو منظور احمد خان صاحب و ظہور احمد صاحب کلرک عـ۱۰۱ـ

(۲) ڈاکٹر محمد انور صاحب ہرنولی عـ۱۶۴ـ

یہ اصحاب بموجب قواعد اپنا قرعہ لے سکتے ہیں (سیکرٹری دار الشکر کمیٹی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیالی امام مہدی کا ظہور تو ۱۳۵۹ سنہ ہجری میں بھی نہ ہوا!

کچھ عرصہ ہوا۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے لکھا تھا۔ کہ:-

"آج (۱۸۔ فروری ۱۹۴۰ء) رات کو بارہ بجے جبکہ میری بستی میں تعزیوں کا گشت ہو رہا تھا۔ اور میرے سب بچے باہر گئے ہوئے تھے۔ اور میں چُپ چاپ لیٹا ہوا ظہور مہدی کے مسئلہ کو سوچ رہا تھا۔ کہ یکایک میرے دل کی آواز نے مجھ سے کہا۔ کہ حضرت امام حسین رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ لفظ مہدی کے عدد ۵۹ ہیں۔ اور یہ سنہ بھی ۵۹ ہے۔ اس لئے حضرت مہدی کا معنوی ظہور اسی ۱۳۵۹ھ میں ہو جائیگا۔"

(منادی دہلی ۲۴ فروری ۱۹۴۰ء)

پھر ۲۱۔ فروری ۱۹۴۰ء کو آپ نے "یوم ظہورِ مہدی" پر تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ:-

"میں حسین ابن علی ہوں۔ میں اوّل کے بعد دوم کے بعد سوئم ہوں۔ میرے بعد چوتھا۔ پانچواں۔ چھٹا۔ ساتواں آٹھواں نواں۔ دسواں۔ گیارھواں۔ بارھواں آیا۔ اور امامت و ہدایت کی روشنی دکھاتا رہا۔ مگر بارھویں نے کہا تھا۔ کچھ دن انتظار کرو۔ اور اس سے پوچھا گیا تھا۔ کب تک؟ اور یہ کب تک کب تک کا سوال صدیوں سے ہو رہا تھا۔

آخر آج میں جواب دیتا ہوں۔ کہ تم کو ظہور مہدی کا انتظار ہے تو لفظ مہدی کے اعداد کو دیکھو مہدی کے اعداد کو دیکھا۔ تو وہ ۵۹ تھے۔ تو کیا موجودہ سال ۱۳۵۹ سنہ ہجری مہدی کے ظہور کا سال ہے؟ ہاں مہدی کے لفظ کے عدد ۵۹ ہیں۔ اور ہجرت کا یہ سنہ بھی ۵۹ ہے۔

سُننے والو! عقائد کی نکتہ چینی سے اس بات کو نہ دیکھنا۔ معنوی آفرینی کی داد کی نظر اس پر نہ ڈالنا۔ یہ فردِ کامل اور زندہ شہید اور ساری دُنیا کو زندہ کرنے والے حسینؑ کی آواز تھی۔ جس نے بشارت دی کہ ۱۳۵۹ سنہ ہجری مہدی کا سنہ ہے جو آدمی اپنے عقائد خاص کی عینک سے دیکھے گا۔ اس کو کچھ دکھائی نہ دے گا۔ جو آدمی روایتوں کے پابند کانوں سے اس صدائے غیب کو سُنے گا۔ وہ بھی اصل حقیقت سے دُور رہے گا۔"

(منادی ۲۴۔ فروری ۱۹۴۰ء)

اس کے علاوہ خواجہ صاحب نے یکم اپریل ۱۹۴۰ء کے "منادی" میں جگہ جگہ ۱۳۵۹ ہجری میں حضرت امام مہدی کے ظہور کا ذکر کیا۔

پھر جون ۱۹۴۰ء میں ایک رسالہ "امام مہدی" نام شائع کیا۔ جس میں "حضرت امام مہدیؑ کی آمد کی خبریں دُنیا کی ہر قوم کی کتابوں سے" (ص۳) درج کرتے ہوئے لکھا۔ کہ:-

"آثار کو دیکھ کر یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کا زمانہ قریب آگیا ہے۔" (ص ۳۹)

اسی بناء پر آپ نے اس لئے "بیعت رضوان" کا اعلان کیا۔ کہ "ظہور مہدیؑ سے پہلے جو انقلابی تکلیفیں ہندوستان اور ساری دُنیا میں پیش آئیں گی۔ ان سے محفوظ رہیں۔" اور اپنے مریدوں کو حکم دیا۔ کہ:-

"جن لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ ان کو بھی یہ نئی بیعت کرنی چاہئیے۔"

(امام مہدی ص۹۶)

غرض خواجہ صاحب نے بڑی تحدّی اور وثوق کے ساتھ لکھا۔ کہ:- "حضرت امام مہدی کا معنوی ظہور ۱۳۵۹ سنہ ہجری میں ہو جائے گا۔" لیکن ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

پہلے کی طرح اس دفعہ بھی خواجہ صاحب کی یہ حسرت پُوری نہ ہُوئی۔ اور پوری ہو کس طرح سکتی ہے۔ جبکہ موعُود مہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجُود باجُود میں عین وقت پر مبعُوث ہو کر یہ اعلان کر چکا ہے۔ ؎

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

نیز فرمایا:- ؎

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

پس اب جو لوگ آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے بیٹھے ہیں۔ ان کی موہوم آرزو کبھی پُوری نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی تو یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امام مہدی علیہ السلام ۱۳۴۰ سنہ ہجری میں ظاہر ہو جائیں گے۔ مگر ۱۳۴۰ سنہ ہجری آیا۔ اور گزر بھی گیا۔ ان کا موہوم مہدی نہ آیا۔ اسی طرح اور بیسیوں لوگوں نے ایسے اعلانات کئے۔ اور امام مہدی کے ظہور کی تعیین کی۔ مگر سب بے سُود۔

گزشتہ سال جب خواجہ حسن نظامی صاحب نے از سرِ نو امام مہدی کے ظہور کا اعلان کیا۔ تو ہم نے اسی وقت لکھ دیا۔ کہ:-

"۱۳۵۹ سنہ ہجری شروع ہو چکا ہے۔ اور ہم ابھی سے علی الاعلان کہے دیتے ہیں۔ کہ یہ بھی ختم ہو جائے گا۔ مگر حضرت امام مہدیؑ کے ظہور اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نزول کے منتظرین کو اپنی ناکامی و نامرادی پر ہاتھ ملتے چھوڑ جائے گا۔ کیونکہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے ماتحت جس موعُود نے آنا تھا۔ وُہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السّلام کے وجُود میں آچکا۔ اور خدا تعالےٰ آپ کی صداقت کے بے شمار نشان دکھا چکا ہے۔ مُبارک ہیں وُہ لوگ جو آپ کو قبول کریں۔ اور آپ کی جماعت نے مذاہب عالم کے مقابلہ میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے جو جہاد شرُوع کر رکھا ہے اس میں حصّہ لے کر دین و دُنیا کی سعادت حاصل کریں۔" (الفضل یکم مارچ ۱۹۴۰ء)

کیا بار بار ناکامیوں کا مونہہ دیکھنے کے باوجُود ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ خیالی امام مہدی کے آنے کا بے سُود انتظار ترک کر کے اس مہدی معہود کو قبول کیا جائے۔ جسے خدا تعالےٰ نے مبعُوث فرمایا۔ اور جس پر تمام نشانات پُورے ہو چکے ہیں۔

یوم تبلیغ برائے غیر مسلمان

حسب فیصلہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز امسال غیر مسلم صاحبان کے لئے "یوم تبلیغ" ۲۔ امان ۱۳۲۰ ہش مطابق ۲۔ مارچ ۱۹۴۱ء عیسوی بیادگار نشان پنڈت لیکھرام ۶۔ مارچ ۱۸۹۷ء مقرر ہوا ہے۔

"یوم تبلیغ" اپنے اندر یہ خصوصیت رکھتا ہے۔ کہ اس دن جماعت احمدیہ کے تمام افراد فریضۂ تبلیغ کو ایک تنظیم کے ساتھ مجاہدانہ رنگ میں ادا کرتے ہیں۔

چونکہ مومن کا قدم ہمیشہ آگے کی طرف اُٹھتا ہے۔ اور اس کا ہر کام پہلے سے بہتر ہوتا ہے۔ اس لئے گزشتہ ایّام تبلیغ کے تجربہ سے فائدہ اُٹھاتے ہُوئے اس دن کو ایک نئے جوش۔ اور پُورے اخلاص کے ساتھ منایا جائے۔ اور سوائے معذُور اور بیمار دوستوں کے سب افرادِ جماعت ہائے احمدیہ اس روز سارا دن تبلیغ و اشاعت میں صرف کریں۔

عُہدہ داران اپنی ذمّہ واری کو ملحوظ رکھتے ہُوئے ابھی سے انتظام شروع کر دیں۔

ہتمم نشر و اشاعت - قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں آسمانی بادشاہت کے قیام کی پیشگوئی

جواب پوری ہونیوالی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

دنیا نے ان پیشگوئیوں کو پوری آب و تاب کے ساتھ پورا ہوتے دیکھا جو غلبۂ اسلام کے متعلق کی گئیں تھیں۔ اور اسلام نے خدائی وعدہ کے مطابق آفاق عالم میں ترقی کی۔ لیکن اس فانی دنیا کی ہر ایک ترقی مائل بتنزل ہے۔ اسی ازلی قانون کے ماتحت اسلامی ترقیات میں بھی انحطاط اور تنزل کے آثار پیدا ہوئے۔ یہاں تک کہ تمام کامیابیاں ناکامیوں سے بدل گئیں، اور وہ مسلمان جو حاکم تھے محکومیت کی ذلت میں گرفتار ہو گئے۔ ان کی تمام فتوحات شکست میں تبدیل ہوگئیں۔ تب خدائے ذوالجلال نے اسلام کی شکست کو فتح میں تبدیل کرنے اور اس کے جسم میں تازہ روح ڈالنے کے لئے قادیان کی چھوٹی سی بستی میں ایک سچی عفت انسان حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو منتخب فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وعدہ

آپ نے بھی اپنے ابتدائی زمانہ میں خدائے بزرگ و برتر کے نام کی بلندی اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے تذلل اختیار کیا۔ ایک دفعہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ مناظرہ کرنے سے اس لئے انکار کر دیا۔ کہ آپ متنازعہ مسئلہ میں ان کے عقائد میں کوئی سقم نہ دیکھتے تھے۔ لوگوں نے آپ کے اس فعل کو آپ کی شکست پر محمول کیا۔ اور آپ کو ذلیل اور نالائق قرار دیا۔ نعوذ باللہ۔ لیکن آپ نے اپنے خدا کے لئے ان سب باتوں کو سنا۔ اور برداشت کیا۔ تب قدر دان خدا نے آپ کو الہاماً فرمایا کہ "تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا۔ اور وہ تجھے بہت برکت دیگا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

اسی طرح یہ وعدہ آپ کو اور بہت سے مواقع پر خدائے ذوالجلال کی طرف سے دیا گیا۔ مثلاً فرمایا حکم اللہ الرحمٰن لخلیفۃ اللہ السلطان۔ یوتی لہ الملک العظیم وتفتح علی یدہ الخزائن۔ (تذکرہ ص ۱۸۹) یعنی یہ رحمان اللہ کا حکم اپنے خلیفہ سلطان کے لئے ہے۔ کہ اس کو ایک عظیم الشان بادشاہت عطا کی جائے گی۔ اور اس کے ہاتھ پر دنیا کے خزائن فتح ہوں گے۔ اسی طرح آپ کو الہاماً فرمایا۔ "وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے۔ کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالیگا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ (تذکرہ ص ۱۴۴) یہ وہ عظیم الشان بادشاہت ہے جس کا وعدہ آپ کو دیا گیا۔

ایک انقلاب کی پیشگوئی

لیکن اس بات کے بیان کی حاجت نہیں۔ کہ ظاہری اسباب کے لحاظ سے اس پیشگوئی کا پورا ہونا ویسا ہی ناممکن ہے جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابتدائی زمانہ میں اسلامی بادشاہت کی پیشگوئی کا پورا ہونا ناممکن تھا۔ اسی لئے آج لوگ اس عظیم الشان پیشگوئی کو ایک بے حقیقت اور انہونی بات تصور کرتے ہیں۔ لیکن خدائے ذوالجلال نے جس طرح حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں آسمانی بادشاہت کی پیشگوئی کے ساتھ اسی نوعیت کی ایک اور پیشگوئی کی۔ تاکہ وہ پوری ہو کر دوسرے عظیم الشان انقلاب کے لئے بطور دلیل کام دے۔ اسی طرح اس قادر مطلق خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایک انقلاب کی ان الفاظ میں خبر دی۔ کہ "کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے"۔ آؤ ہم دیکھیں کہ یہ الٰہی کلمات کس طرح پورے ہوئے۔

جماعت احمدیہ میں بڑے کہلانیوالے چھوٹے کئے گئے

سب سے پہلے تو ان الفاظ کی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت میں ظاہر ہوئی۔ اور آپ کے ماننے والوں میں سے ایک گروہ جو اپنے آپکو علم رتبہ اور اثر و رسوخ میں بڑا سمجھتا تھا۔ اور اپنی تعداد کو ۹۸ فی صدی بتاتا تھا۔ خدائی اطلاع کے ماتحت چھوٹا کیا گیا۔ اور ان کے اثر و رسوخ کو اس حد تک مٹا دیا گیا۔ کہ وہی لوگ جو اپنے اثر و رسوخ پر یہاں تک کہتے تھے۔ کہ "ہم جوتوں سے چندہ وصول کریں گے"۔ آج غیروں کے آگے چندہ کے لئے ہاتھ پھیلا رہے ہیں۔ لیکن باوجود عقائد اور اعمال میں تبدیلی کر لینے کے ان کو کوئی مونہہ لگانے کو تیار نہیں۔ ان کے مقابل پر وہ جماعت جو ذلیل اور قلیل خیال کی جاتی تھی خدا کی تائید سے اٹھی۔ اور اس دوسرے گروہ پر ہر لحاظ سے غالب آگئی۔ اور اس انقلاب سے خدا کی یہ بات پوری ہوئی۔ کہ بعض چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور بعض بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ اس انقلاب سے اس طرف بھی اشارہ تھا۔ کہ وہی خدا جس نے اپنے وعدہ کے مطابق تھوڑی جماعت کو کثیر اور معزز کیا۔ وہی خدا اس بات پر بھی قادر ہے۔ کہ اس کمزور جماعت کو تمام طاقتوروں پر غالب کر دے۔ اور وہ اپنے وعدہ کے مطابق ایسا ضرور کرے گا۔

افغانستان میں انقلاب

یہ انقلاب عین پیشگوئی کے مطابق رونما ہوا۔ لیکن اس کا مشاہدہ کرنے والے محدود لوگ تھے۔ کیونکہ یہ انقلاب محدود طبقہ میں برپا ہوا۔ لیکن خدائے ذوالجلال نے تمام دنیا پر حجت کرنے کے لئے۔ اور اپنے مسیح کی صداقت ہر طبقہ کے لوگوں کو مشاہدہ کرانے کے لئے ان الفاظ کے اثر کو اور وسیع کیا۔ اور ایسے سامان پیدا کئے۔ کہ ان الفاظ کی صداقت تمام دنیا میں گونجے۔

ہمارے ملک کا ہمسایہ افغانستان کا ملک ہے۔ اس میں امیر امان اللہ خان کا خاندان ایک عرصہ سے بڑائی اور عزت کا مالک تھا۔ لیکن اس خاندان نے خدا کی مقدس جماعت کے متعدد افراد کو مظالم کا تختۂ مشق بنایا۔ اور ان کو ان جائز حقوق سے محروم کر دیا۔ جو بحیثیت رعایا ان کو حاصل تھے۔ تب ذوالانتقام خدا نے انقلاب کی چکی چلائی۔ اور اس خاندان کو حکومت سے علیحدہ کر دیا۔ اور اس کی جگہ ایک ماتحت خاندان کو سلطنت اور عزت دی۔ اور نادر خاں نادر شاہ کا معزز خطاب پا کر ملک کے مالک ہو گئے۔ اور دنیا نے چھوٹوں کو بڑا اور بڑوں کو چھوٹا ہوتے دیکھا۔

ایران میں انقلاب

پھر یہی حال ایران میں ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام سے

"تزلزل در ایوان کسریٰ افتاد"

کے ماتحت شاہی حکومت میں ایک سخت زلزلہ پیدا ہوا۔ جس سے غیر متوقع طور پر شاہ ایران تخت سے محروم ہوا۔ اور خدا کی تقدیر نے سواد کوہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہونے والے ایک دیہاتی رضا بن عباس علی نام کو ۱۹۲۵ء میں مملکت ایران کا واحد مالک بنا دیا۔ اور دنیا نے خدا کی بات پھر پوری ہوتی دیکھی۔ کہ کس طرح چھوٹے بڑے کئے جاتے ہیں۔ اور بڑوں کو چھوٹا اور ذلیل کیا جاتا ہے۔

روس میں انقلاب

پھر روس کے انقلاب سے تو بچے بھی واقف ہیں۔ کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی۔ کہ ع

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حالِ زار"

پوری ہوئی۔ اور زار اور زارینہ اور ان کا معزز خاندان کس طرح ذلت کی لپیٹ میں آگیا۔ اور اس کی جگہ بالشویک حکومت قائم ہوئی۔ جس کا سارا انتظام ہی بڑوں کو چھوٹا کرنا اور چھوٹوں کو بڑا کرنا ہے۔

ترکی میں انقلاب

پھر سلطنت عثمانیہ کا حال ہمارے سامنے ہے۔ جب سلطان روم کا سفیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں حاضر ہوا تو حضور نے اس کو کہہ دیا۔ کہ میں سلطان اور اسکے معاونین کی حالت اچھی نہیں دیکھتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

120

اور یہ کہ سلطنت روم کے ارباب حلّ وعقد میں سلطنت کے لئے خلوص و وفاداری نہیں سفیر مذکور نے اس پر پڑا اٹھایا۔ لیکن خدا کے مسیح کی بات سچّی تھی۔ اور آخر یہ عظیم الشان خاندان اپنا تمام وقار اور قدر و منزلت کھو بیٹھا۔ اور ملک اور قوم کی سیاسی رہنمائی کمال اتاترک نے ہاتھ میں لی۔ جو اپنی پیدائش کے لحاظ سے ایک نہایت ادنیٰ حیثیت رکھتے تھے۔ یعنی ان کا باپ جنگی خانہ کا ایک معمولی کلرک تھا۔ یہ انقلاب جو خاندان عثمانیہ کے زوال اور کمال اتاترک کے عروج کے ذریعہ ہوا۔ اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے تھا۔ کہ "بعض چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور بعض بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے"!

اٹلی اور جرمنی میں انقلاب

پھر اٹلی اور جرمنی میں بھی یہ پیشگوئی روز روشن کی طرح سچی ثابت ہوئی۔ مسولینی اور ہٹلر نے جن میں سے ایک لوہار کا۔ اور دوسرا جنگی خانے کے افسر کا لڑکا ہے نہایت ادنےٰ اور ذلیل حالت سے ترقی کر کے اپنے اپنے ملک میں غلبہ حاصل کیا۔ اور مقابل پر شاہ اٹلی اور قیصر جرمنی ایک عضو معطل بن کر رہ گئے۔ پس ان دو ملکوں میں بھی امن و صلح کے شہزادہ کی پیشگوئی اپنی پوری شان کے ساتھ ظاہر ہو رہی ہے۔

انگلستان میں انقلاب

ہاں ایک انگلستان باقی تھا جس میں بظاہر ایسا انقلاب ہونا ناممکن تھا۔ لیکن خدا تعالےٰ کی حکمت نے نہ چاہا کہ اس ملک کو اس نشان نمائی کے بغیر چھوڑ دے۔ چنانچہ اس کے لئے یہ سامان ہوا کہ ایڈورڈ ونڈسر سابق شاہ انگلستان بعض وجوہ کی بناء پر تخت سے دست بردار ہو گئے۔ اور ان کی جگہ ان کے چھوٹے بھائی ملک معظم جارج ششم کو تاج شاہی پہنایا گیا۔ اس طرح چھوٹا بھائی اور اس کا خاندان حکومت کے حصول کی وجہ سے بڑے ہو گئے۔ اور بڑا بھائی اور اس کا خاندان حکومت سے علیحدگی کی وجہ سے چھوٹے اور ماتحت ہو گئے۔ پس خدا کے مسیح کی بتائی ہوئی خبر کہ بعض چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور بعض بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ انگلستان میں بھی لفظ بلفظ پوری ہوئی۔

رسول کریمؐ کی پیشگوئی

اس عظیم الشان انقلاب نے جو دنیا کے مختلف ممالک میں رونما ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کو بھی پورا کیا جو حدیث میں مذکور ہیں۔ لا تقوم الساعة حتّٰی یظھر التحوت یعنی قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ ادنےٰ لوگوں کو غلبہ اور فوقیت حاصل نہ ہو جائے۔ یعنی بڑے چھوٹے نہ کئے جائیں اور چھوٹے بڑے نہ کئے جائیں۔ اگر یہ انقلاب ایک ملک میں آتا یا ایک قسم کے سیاسی حالات میں رونما ہوتا۔ تو لوگ کہہ سکتے تھے۔ کہ حکومتوں میں انقلاب آیا ہی کرتا ہے۔ اور یہ ایک طبعی تقاضا ہے۔ لیکن یہ انقلاب تمام دنیا میں اور مختلف سیاسی حالات میں ہوا۔ جو اس بات کی محکم دلیل ہے۔ کہ یہ غیر طبعی انقلاب ہے۔ اور خدا کے وعدہ کے مطابق رونما ہوا ہے۔

آسمانی بادشاہت ضرور قائم ہو گی

پس جس خدا نے اپنے مسیحؑ کی پیشگوئی کے مطابق افغانستان میں بڑوں کو چھوٹا کیا۔ روس میں حاکم کو ذلیل کیا۔ ایران میں ایک کمزور کو تخت شاہی پہنایا۔ اور شاہی خاندان کو حکومت سے محروم کیا۔ پھر جس نے ترکی۔ اٹلی اور جرمنی میں ایسے انقلاب برپا کئے۔ جس سے بڑے چھوٹے ہو گئے اور ادنیٰ اعلےٰ حالت کو پہنچے اور جس خدا نے انگلستان میں اپنے الفاظ "بعض چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے اور بعض بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے"! نمایاں طور پر پورے کئے۔ کیا وہ ذوالجلال خدا اپنے پیارے مسیحؑ کی پیشگوئی کے مطابق اس انقلاب کو رونما نہیں کر سکتا جس سے اس کی مقدس جماعت ذلت اور کمزوری سے نکل کر ترقی اور فوقیت حاصل کرے۔ اور آسمانی بادشاہت کا قیام ہو۔ یقیناً خدا تعالےٰ ایسا کر سکتا ہے۔ اور وہ اپنے وعدے کو ضرور پورا کرے گا۔ جس طرح انقلاب روم کی پیشگوئی کو پورا ہونا۔ شوکت اسلام کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے ایک دلیل تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی پیشگوئی کے مطابق تمام دنیا میں عظیم الشان انقلاب کا برپا ہونا احمدیت کے شاندار غلبہ اور آسمانی بادشاہت کے قیام کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے ایک دلیل ہے۔ کیونکہ ان دونوں پیشگوئیوں کے الفاظ ایک ہی سرچشمہ سے نکلے۔ اور ان دونوں انقلابوں کے برپا کرنے والی ایک ہی مقتدر ہستی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس روشن دلیل کو سمجھ کر اس فتح نصیب جماعت میں منسلک ہوتے ہیں۔ کیونکہ فتح کے بعد ثواب کم ہو جاتا ہے۔ اور مبارک ہیں وہ جو اپنی شاندار قربانیوں سے آسمانی بادشاہت کو قریب لا رہے ہیں۔ کیونکہ حقیقی عید انہی کو نصیب ہو گی ؛

خاکسار:۔ برکات احمدؐ بی۔ اے

از لاہور۔

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق ہدایات

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے مجلس شوریٰ کا اکیسواں اجلاس ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳ شہادت اپریل ۱۳۲۰ ہش کو منعقد ہو گا۔ احباب ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور نمائندگان کا انتخاب کرتے وقت مندرجہ ذیل شرائط مدنظر رکھیں

(۱) نمائندہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو۔

(۲) جماعت میں بااثر اور صاحب رائے ہو۔

(۳) شعار اسلامی کا پابند ہو۔ یعنے داڑھی رکھتا ہو۔

(۴) طالب علم نہ ہو۔

(۵) باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کو بقایا نہ ہو۔ (نوٹ) بقایا دار نظارت بیت المال کی اصطلاح کی رو سے وہ ہے جنے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال تک چندہ ادا نہ کیا ہو۔ سیکرٹری مال کی تصدیق ہمراہ لائی جائے۔

(۶) جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں۔

جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد ۵۰ تک ہو وہ دو نمائندے ۵۱ سے ۱۰۰ تک تین نمائندے۔ ۱۰۱ سے ۲۰۰ تک چار نمائندے۔ ۲۰۱ سے ۵۰۰ تک چھ نمائندے۔ ۵۰۱ سے ۱۰۰۰ تک آٹھ نمائندے۔ ۱۰۰۰ سے زائد ۱۲ نمائندے اس نسبت میں سے جماعتوں کے امراء مستثنےٰ نہیں ہوں گے یعنی اگر ایک جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے۔ تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہوں گے۔ اور مزید صرف تین کا انتخاب کیا جائے۔ انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک اہم ہدایت یہ ہے۔ کہ جب کسی جماعت سے نمائندہ منتخب ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے۔ بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے۔ اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے۔ اس میں لکھا جائے۔ کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں کو نمائندہ منتخب کیا ہے سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی جماعت کو پوچھے بغیر نمائندہ مقرر نہیں کر سکتے۔ جماعت سے مشورہ لے کر مقرر کرنا ضروری ہے؛

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین

تعمیر مسجد احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کے لئے امداد

احباب کی خدمت میں پھر تاکیداً التماس کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی تعمیر مسجد احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کے لئے بہت جلد روپیہ روانہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں کیونکہ ابھی قریباً چار ہزار روپیہ کی ضرورت باقی ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے جلد از جلد مسجد بنائی جائے

ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانی آریہ سماج کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کی شاندار کامیابی

بانیٔ آریہ سماج سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں مذاہب عالم کی الہامی کتابوں پر تنقید کے سلسلہ میں قرآن مجید پر بھی بہت سے اعتراضات کئے۔ ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب انہی اعتراضوں سے بھرا پڑا ہے ان اعتراضات کے بعد چودھویں باب کے آخر میں انہوں نے لکھا۔

"اب اس قرآن کے مضمون کو لکھ کر عاقلوں کے روبرو پیش نظر کرتا ہوں کہ یہ کتاب کیسی ہے؟ مجھ سے پوچھو تو یہ کتاب نہ خدا۔ نہ عالم کی بنائی ہوئی اور نہ علم کی ہو سکتی ہے یہ تو بہت تھوڑے سے نقص ظاہر کئے ہیں۔ اس لئے کہ لوگ دھوکے میں پڑ کر اپنی عمر بے فائدہ ضائع نہ کریں۔ جو کچھ اس میں تھوڑی سی سچائی ہے وہ وید وغیرہ علمی کتابوں کے مطابق ہونے سے جیسے مجھ کو منظور ہے ویسے اور بھی مذہب کے ضد اور تعصب سے مبرا عالموں اور عاقلوں کے لئے قابل تسلیم ہے۔ اس کے سوائے جو کچھ اس میں ہے وہ سب لاعلمی کی باتیں اور توہمات ہیں اور انسان کی روح کو مثل حیوان کے بنا۔ امن میں خلل ڈال کر فساد مچا۔ انسانوں میں نا اتفاقی پھیلا باہم تکلیف کو بڑھانے والا مضمون ہے۔" (ستیارتھ پرکاش ص۱/۷۸ تقطیع خورد)

قرآن مجید کے متعلق بانیٔ آریہ سماج کا یہ بیان نہ صرف خلاف واقع ہے بلکہ دل آزار بھی۔ یقیناً یہ طریق ہندو مسلمانوں میں منافرت پھیلانے کا طریق ہے اور کوئی امن پسند اسے پسند نہیں کر سکتا۔

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے دلائل و براہین سے حقانیت قرآن مجید ثابت کرنے کے بعد اپنے آخری رسالہ پیغام صلح میں تحریر فرمایا تھا۔

"قرآن شریف خدا کے قدیم نشانوں اور تازہ نشانوں کی گواہی اپنے ساتھ رکھتا ہے اور خدا کا وجود دکھانے کے لئے ایک آئینہ ہے۔ کیوں وحشیانہ طرز پر اس پر حملے کئے جاتیں اور کیوں وہ معاملہ ہم سے نہیں کیا جاتا جو ہم آریہ صاحبوں سے کرتے ہیں اور کیوں دشمنی اور عداوت کا تخم ملک میں بویا جاتا ہے کیا امید کی جاتی ہے کہ اس کا نتیجہ اچھا ہوگا! کیا یہ نیک معاملہ ہے۔ کہ ایک شخص جو پھول دیتا ہے اس پر پتھر پھینکا جائے اور جو دودھ پیش کرتا ہے اس پر پیشاب گرایا جائے۔" (رسالہ پیغام صلح ص۱۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پیغام محبت و آشتی کی بنیاد اور حقیقت کا اظہار ہے۔ مقام مسرت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام صلح بار آور ہو رہا ہے اور صحیح معقول طریق پر اس کے نتائج مترتب ہو رہے ہیں۔ اس پیغام پر ابھی تیس بتیس ۳۲ برس کا عرصہ ہی گذر رہا ہے۔ کہ آریہ سماج میں ایسے ودوان پیدا ہو رہے ہیں جو بانیٔ آریہ سماج کے مسلک کو ترک کر کے تحقیق کرنے کے بعد قرآن مجید کو مقدس کتاب مان رہے ہیں۔ چنانچہ آریہ اپدیشک ماسٹر لکھشمن جی تحریر فرماتے ہیں۔

"ہم دوروں قرآن کی تعلیم کا بہ نظر غور مطالعہ کرنے پر اس یقینی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہر دو کتب مقدسہ کی تعلیم سوا سو فیصدی باہم مطابق بلکہ ایک ہے پنڈت و علماء و انسانوں کی نظر میں کتنے ہی معتبر ہوں۔ اس جناب باری کے حضور میں اور حقیقت کے لحاظ سے کتب مقدسہ کی یگانگت کا احساس نہ کرنے سے صحیح رہنمائی سے قاصر ہیں اور لوگوں کو اتحاد و یگانگت کی بجائے نفاق اور منافرت کی طرف لے جا رہے ہیں۔" (اخبار پرکاش لاہور ۲۰/۲۷ اکتوبر ۱۹۴۰ء)

اس اقتباس سے عیاں ہے۔ کہ اب آریہ محققین کے نزدیک قرآن مجید کی کوئی تعلیم غلط نہیں۔ لاعلمی پر مبنی نہیں فتنہ و فساد کا موجب نہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک قرآن مجید اور وید کی تعلیمات سو فی صدی مطابقت رکھتی ہیں۔ نیز یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ عقلمند آریوں کے نزدیک اس طریق کے خلاف آواز اٹھانے والا پنڈت یا عالم خواہ کتنا بڑا معتبر مانا جاتا ہو وہ صحیح رہنمائی سے قاصر اور اتحاد کی بجائے منافرت پھیلانے والا ہے آریہ سماج کی طرف سے یہ اعتراف اگر ایک طرف صداقت کا اظہار ہے۔ تو دوسری طرف بانیٔ آریہ سماج کے طریق کی ناکامی اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے مسلک کی کامیابی پر بین دلیل ہے۔

بلاشبہ قرآن مجید سب صداقتوں کا مجموعہ ہے۔ اس کا دعویٰ ہے فیھا کتب قیمۃ۔ کہ جملہ کتب مقدسہ کی قائم رہنے والی سچائیاں اس صحیفہ میں موجود ہیں۔ سو ویدوں کی تمام صداقتوں کا اس میں پایا جانا تو خود اس کے دعوے کی سچائی کی دلیل ہے۔

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

امانت تحریک جدید میں ہر احمدی کو روپیہ جمع کرنا چاہئیے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس سال کے جلسہ سالانہ پر امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانے کے لئے آسانیاں پیدا کر دی ہیں تا ہر احمدی روپیہ جمع کرانا شروع کر سکے اس کے متعلق احباب کو حضور کا یہ ارشاد یاد رکھنا چاہئیے۔

"مومن کو چاہئیے کہ خدا تعالےٰ کے دین کی خاطر قربانی کر سکنے کی نیت سے کچھ نہ کچھ پس انداز کرتا رہے اگر وہ خدا تعالےٰ کے لئے جائداد بڑھاتا ہے تو وہ دنیا دار نہیں کہلا سکتا جو شخص دن میں چھ گھنٹے کی بجائے دس گھنٹہ کام اس لئے کرتا ہے کہ دین کی خدمت زیادہ کر سکے اسے دنیا دار کون کہہ سکتا ہے وہ تو دین دار ہے" آسانیاں حسب ذیل ہیں۔

(۱) تحریک جدید کی امانت میں کم سے کم تین سال کے لئے ہر احمدی کو اس لئے روپیہ جمع کرانا چاہئیے کہ جہاں اسے اکٹھا روپیہ جمع کیا ہوا مل جائے گا۔ جو اس کی ضروریات کو پورا کرے گا وہاں وہ روپیہ سلسلہ کے لئے بھی مفید ہوگا۔ اور ایسے روپے پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں ہوتی ہر ملازم یہ تجربہ کر چکا ہے کہ وہ باوجود اس خواہش کے کہ اپنی تنخواہ سے ماہوار اس قدر جمع کیا کروں گا۔ مگر تنخواہ وصول کرنے کے بعد ضروریات ایسی پیش آ جاتی رہی ہیں کہ ایک پیسہ بھی پس انداز نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہر ملازم کو چاہئیے کہ وہ "تحریک جدید کی امانت" میں جمع کرے اور اطلاع دے کہ کس قدر ماہوار ارسال کریگا اگر وہ ماہوار نہیں بھیجے گا۔ تو دفتر اسے یاد دہانی کرائیگا پس ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ دین کی خدمت کی نیت سے ماہوار اس مد میں اپنا روپیہ جمع کرے تا اسے ثواب بھی حاصل ہو اور روپیہ بھی اکٹھا مل جائے۔ (۲) اگر کوئی شخص تین سال کے لئے نہ جمع کرا سکے تو دو سال یا ایک سال کے لئے بھی جمع کرا سکتا ہے اس لئے دوستوں کو چاہئیے وہ لکھیں کہ اتنے عرصہ کے لئے ہم امانت رکھتے ہیں اگر کوئی شخص اطلاع نہیں دیگا تو اس کی مدت تین سال سمجھے جائیں گے تین سال کے عرصہ میں امانت تحریک جدید اسے روپیہ واپس نہیں کرے گی سوائے اس کے کہ اسے کوئی خاص ضروریات مثلاً وفات کی صورت میں یا کسی آفت کی حالت میں پیش آ جائیں۔ اس صورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے خاص منظوری لے کر روپیہ واپس کیا جا سکیگا۔ (۳) جب چاہیں لے لیں اس مد میں بھی روپیہ امانت تحریک جدید میں داخل کیا جا سکتا ہے۔ ایسے احباب کو بھی اطلاع دینی ہوگی۔ کہ ہم اس شرط سے جمع کراتے ہیں کہ جب چاہیں لے لیں پس ہر احمدی تحریک جدید کی امانت میں روپیہ داخل کرنا شروع کر دے جس مہینہ سے وہ داخل کریگا اسی وقت سے اس کی مدت شروع کی جائیگی تحریک جدید کی امانت کی طرف احباب کو خاص توجہ کرنی چاہئیے کیونکہ اس میں روپیہ اس نیت سے جمع کر تا کہ دین کے کام آ جائے سراسر ثواب اور دینداری ہے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (فنانشل سکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

121

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۷۹۸ میں سماۃ نذیر خانم زوجہ منشی رحمت خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر قریباً ۵۰ سال تاریخ بیعت جلسہ سالانہ ۱۹۲۷ء ساکن فیروزپور چھاؤنی ڈاک خانہ خاص ضلع فیروزپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ اگست ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ (۲) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ الف۔ ایک مکان پختہ یک منزلہ نمبر ۶۰ واقعہ کوچہ نمبرا فیروزپور چھاؤنی مسجد ہ وارلبہ ذیل۔ شمال مکان محمد جان احمدی۔ جنوب مکان لالہ رام پرشاد۔ مشرق مکان لالہ رام پرشاد و کرم علی شاہ مغرب راستہ شارع عام قیمتی تخمینی مبلغ پانچ صد روپیہ۔ ب۔ زیور بتفصیل ذیل۔ (۱) ایک جوڑی کڑے طلائی وزنی ساڑھے دس تولہ بنرخ بازاری آجکل فی تولہ چوالیس روپیہ فی تولہ ۴۶۲/۰ روپیہ (۲) تین بٹن طلائی مع زنجیر وزنی دو تولہ بنرخ بازاری ۰/۳۸ روپے قیمتی ۷۶/۰ روپے (۳) دو بالیاں طلائی وزنی گیارہ ماشہ بنرخ ۰/۳۸ روپے فی تولہ قیمت ۰/۱۳/۳۴ روپے۔ (۴) اثاث البیت از قسم ظروف ہائے استعمال قیمتی اندازاً ۰/۱۵ روپے (۵) حق مہر قابل وصول کچھ نہیں ہے ان تمام اشیاء کی مجموعی قیمت الف۔ ب۔ ۰/۱۳/۱۰۸۶ کرمیں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز بوقت وفات اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا نذیر خانم گواہ شد محمد حسین سکرٹری مال جماعت احمدیہ فیروزپور گواہ شد حکیم عبدالعزیز احمدی جنرل سکرٹری جماعت فیروزپور شہر گواہ شد رحمت خان خاوند موصیہ۔

نمبر ۵۷۹۷ منکہ محمد عبداللہ ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر قریباً ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی عنایت خان ڈاکخانہ پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۱۲/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ تلونڈی عنایت خان میں قریباً ۱/۲ ۱ بیگھہ (۲) تلونڈی بہاڑنگ چک ۲۱۶ جھنگ برانچ ڈاک خانہ جہاوال ضلع لائلپور میں قریباً ۳ بیگھہ (۳) اور دیگر جائیداد از قسم مکان وغیرہ ہیں۔ میرے حصہ میں قریباً قیمتی پچاس روپے کا ہے۔ میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور میرے مرنے کے بعد بھی جو میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اسوقت ماہوار آمد کوئی نہیں۔ اور جس وقت ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا۔ العبد محمد عبداللہ بقلم خود موصی گواہ شد فضل احمد موصی ۲۷۸۱ گواہ شد غلام حسن سفید پوش حسن منزل دارالفضل

نمبر ۵۷۸۱ منکہ امۃ الرشید فاطمہ زوجہ شیخ بشیر احمد صاحب قوم شیخ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ ۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کیوقت جس قدر جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم وصیت کردہ حصہ میں سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد پچیس تولہ سونا کے زیورات ہیں۔ اس کے علاوہ ساڑھے سات سو روپیہ حق مہر جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا رہے۔ اس سب جائداد کی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ زیور کی موجودہ قیمت ۱۰۵۰/۰ روپے ہے۔ میں اپنی زندگی میں اپنا حصہ وصیت ادا کرنیکی کوشش کروں گی۔ اگر ایسا نہ کرسکی تو میرے حصہ وصیت کی ادائیگی میرے خاوند کے ذمہ ہوگی۔ العبدہ امۃ الرشید فاطمہ گواہ شد بشیر احمد خاوند موصیہ گواہ شد ولی محمد دارالفضل۔

نمبر ۵۷۸۰ منکہ غلام مرتضیٰ ولد چوہدری غلام مصطفیٰ خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ہردوروال ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد اسوقت مبلغ ۱۶/۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور ماہوار آمد کی کمی یا بیشی کی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان دیتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط العبد غلام مرتضیٰ سپاہی ۱۲۶۷۱ پلاٹون ۱۴ ڈی کمپنی ۱۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ گواہ شد شیر ولی صوبیدار رام گڑھ گواہ شد لیس نائک محمد اشرف رام گڑھ کیمپ

نمبر ۵۷۷۹ منکہ محمد اشرف ولد چوہدری احمد خان صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن اگووال ڈاکخانہ دولت نگر ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد کا فی الحال کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ فیصلہ ہونے پر اسکی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دونگا۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جوکہ مبلغ ۱۹/۰ روپے ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائیداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد اشرف لیس نائک ڈی کمپنی ۱۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ۔ گواہ شد حوالدار غلام محمد بقلم خود رام گڑھ۔ گواہ شد غلام مرتضیٰ سکرٹری مال ۱۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ احمدیہ کمپنی رام گڑھ کیمپ

نمبر ۵۷۷۸ منکہ ظہور الدین ولد چوہدری باغ الدین صاحب نائب ذیلدار قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کھنتووالی ڈاک خانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد اس وقت مبلغ عہ/ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد ظہور الدین ۷۲۰۴ ۱۶ پلٹون ڈی کمپنی ۱۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ رام گڑھ کیمپ۔ گواہ شد شیر ولی صوبیدار حال ۱۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ رام گڑھ۔ گواہ شد وقیع الزمان ۱۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ رام گڑھ

نمبر ۵۷۷۷ منکہ غلام محمد ولد چوہدری غلام حسین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ اس وقت جبکہ میں یہ وصیت تحریر کررہا ہوں بالکل کچھ نہیں ہے۔ میری ماہوار آمدنی اسوقت مبلغ پچیس روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے دسویں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جوکہ میں ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ اپنی آمدنی میں کمی وبیشی کی اطلاع باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کرتا رہوں گا۔ اور اس کے مطابق حصہ وصیت ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری وفات پر میری جو جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ہاں اگر میں اپنی زندگی ہی میں اپنی جائداد کے دسویں حصہ کی قیمت کے طور پر کچھ رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کراؤں تو وہ رقم بعد وفات اس میں سے وضع کرلی جائیگی۔ العبد غلام محمد ۱۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ رام گڑھ گواہ شد وقیع الزمان ۱۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ رام گڑھ کیمپ گواہ شد حوالدار عبدالمنان ... رام گڑھ

تفسیر القرآن کی قیمت میں رعایت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ تفسیر دسویں پارہ سے پندرھویں پارہ تک کی ہے۔ اس سے پہلے آٹھویں پارہ تک کی تفسیر جو حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی تصنیف ہے۔ اور جس میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی تفسیر بھی ساتھ ساتھ بیان ہوئی ہے۔ اس کی قیمت رعائتی مجلد (تین جزؤوں میں) کی صرف ساڑھے چھ روپیہ ہے۔ یہ دو ہزار صفحوں کی بے نظیر تفسیر ہے۔ درس دینے کیلئے بہت مفید ہے۔

ملنے کا پتہ

مینیجر رسالہ ریویو اردو قادیان

اکسیر اٹھرا ہمارے ہاں دو قسم کی اکسیر اٹھرا تیار کی جاتی ہے۔ ایک نوع گرم مزاج خواتین کیلئے ہیں۔ ان کی قیمت ۱۲ر فی تولہ ہیں (بازار میں یہی سوا روپیہ تولہ کے حساب سے فروخت ہوتی ہیں) چونکہ ان میں کشمیری کستوری اور کشمیری زعفران پڑتا ہے۔ اس لئے یہ زیادہ گرم نہیں ہوتیں۔ بلغمی مزاج خواتین کیلئے جو گولیاں ... وہ مشک تاتار اور ایرانی زعفران سے تیار کی گئی ہیں۔ انکی قیمت باوجود گرانی کے ایک روپیہ ... ہے۔ ان گھروں کیلئے جن میں اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط حمل ہوجاتا ہو۔ یہ گولیاں نعمت غیر مترقبہ ... احباب ایک دفعہ ضرور تجربہ کرکے دیکھیں۔ پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۴ فروری - ناروے کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ میں ناروے کی حکومت اپنے ملک کو نازیوں کے پنجہ سے آزاد کرانے کی کوشش کر رہی ہے - ناروے کے ۴ لاکھ ٹن کے تجارتی جہاز اور ۳۰ ہزار ملاح جنگ میں برطانیہ کا ہاتھ بٹا رہے ہیں - برطانیہ کی فوج میں ناروے کے سپاہی بھی شامل ہیں۔

لنڈن ۴ فروری - بیان کیا جاتا ہے کہ رومانیہ کے فسادات میں تقریباً ۱۲ ہزار آدمی ہلاک ہوئے ان میں سے ۴ ہزار صرف رومانیہ کے دارالسلطنت بخارسٹ میں موت کے گھاٹ اتارے گئے بیسیوں مرد - عورتیں اور بچے مکانوں میں زندہ جلا دیئے گئے - آئرن گارڈ کے سپاہیوں نے سینکڑوں مکانوں کو آگ لگا دی۔ بازاروں اور سڑکوں پر جہاں کہیں مرد عورتیں ملیں ان کو لوٹا گیا اور پھر پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی - دو سو کے قریب یہودی مردوں اور عورتوں کو میونسپلٹی کے مذبح میں جانوروں کی طرح ذبح کیا گیا - سبز پوش سپاہی انہیں مویشیوں کی طرح ہانک کر لے گئے - ان کے کپڑے اتروائے اور لکڑی کے تختوں پر لٹا کر ان کی گردنیں کاٹیں - جب سبز پوش اس خونیں کھیل سے تھک گئے تو ان میں سے ۵۰ کے قریب سپاہیوں نے کلہاڑیوں - چھریوں سے باقی یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

لنڈن ۴ فروری - آج برطانوی پارلیمنٹ میں حبشہ کے بارہ میں ایک بیان دیتے ہوئے مسٹر ایڈن نے اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ حبشہ کو آزاد دیکھنا چاہتی ہے اور کوئی علاقہ حاصل کرنے کی متمنی نہیں

امرتسر ۴ فروری - جلیانوالہ باغ کے متصل گذشتہ رات کے ایک بجے کے قریب ۵ نقاب پوش اشخاص نے ایک بیوہ کے گھر ڈاکہ ڈالا - اور دو عورتوں کو سخت زخمی کیا - ایک پجاری بھی عورتوں کو بچاتے ہوئے شدید مجروح ہوا - اتنے میں لوگ جمع ہو گئے - اور ڈاکو ایک کار میں بیٹھ کر جو پاس ہی کھڑی تھی فرار ہو گئے

واشنگٹن ۴ فروری - کل امریکن سینیٹ نے مسٹر روزویلٹ کی اس تجویز کی منظوری دیدی - جس کے مطابق امریکہ ۲۰۰ نئے تجارتی جہاز بنائے گا - ان پر ۳۱ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر خرچ ہونگے۔

لکھنؤ ۴ فروری - گاندھی جی نے یو-پی کانگرس کو ہدایات بھیجی ہیں کہ ٹاؤن سٹی اور وارڈ کانگرس کمیٹیاں توڑ دی جائیں اور کام صرف ایک شخص چلائے - ان ہدایات پر ۱۶ فروری سے عمل شروع ہوگا

ٹوکیو ۴ فروری - اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان کا ایک وفد ماسکو پہنچ گیا ہے جو تجارتی معاہدہ کے متعلق گفتگو کر رہا ہے

لاہور ۴ فروری - آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے سندھ کے مشہور کانگرسی لیڈر ڈاکٹر چوئتھ رام گڈوانی کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ڈیڑھ سال قید بامشقت اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

لنڈن ۴ فروری - ٹائمز کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ ایک زبردست جرمن فوج جو کہ ۲۲۵ ڈویژنوں پر مشتمل ہے جس میں ۳۴ مشینی اور ۱۰ موٹر دل کے ڈویژن ہیں برطانیہ پر حملہ کرنے کے لئے ناروے کے ساحل سے لے کر فرانس کے مغرب تک پھیلی ہوئی ہے۔

کراچی ۴ فروری - سندھ چیف کورٹ نے آج ایک اہم فیصلہ دیا ہے جس سے ۵۳ لاکھ ریلوے و کارخانہ کے ملازمین کو فائدہ پہنچنے کی توقع ہے - فاضل جج نے قرار دیا ہے کہ قانون اجرت مجریہ ۱۹۳۶ء کے رو سے کسی ملازم کی اجرت بطور جرمانہ کاٹنا خلاف قانون ہے

پٹنہ ۴ فروری - رام گڑھ کیمپ سے جہاز لیبیا سے لائے ہوئے اطالوی قیدی نظربند کئے گئے ہیں - دو اطالوی افسر جن میں سے ایک میجر ہے بھاگ گئے

ٹوکیو ۴ فروری - جاپان کے ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ بحری جہازوں کی مدد سے جاپانی فوجیں آج صبح کامیابی سے ہانگ کانگ کے نزدیک اتریں۔

مدراس ۴ فروری - گذشتہ دو راتوں سے ایک نیا دمدار ستارہ دکھائی دے رہا ہے - دوربین کے ذریعہ اس کے گرد ایک روشنی کا ہالہ بھی دکھائی دیتا ہے

لاہور ۵ فروری - حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ جو سپاہی لڑنے کے لئے سمندر پار گئے ہوئے ہیں ان کے بچوں کو تمام منظور شدہ سکولوں میں آٹھویں جماعت تک مفت تعلیم دی جائے۔

کپورتھلہ ۵ فروری - مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے ان فوجیوں کی تنخواہوں کو بڑھانے کا حکم دیدیا ہے جو ہندوستان سے باہر لڑنے کے لئے گئی ہیں۔

دہلی ۵ فروری - آج صبح دہلی میں ہندوستان اور برما کے نمائندگان کے درمیان تجارتی گفت و شنید شروع ہوئی دونوں طرف کی تقریروں میں ایک دوسرے سے دوستی اور محبت کا اظہار کیا گیا۔

نئی دہلی ۵ فروری - معلوم ہوا ہے ہز ایکسیلینسی وائسرائے ہند کی طبیعت معمولی سردی لگ جانے کی وجہ سے کچھ ناساز ہو گئی ہے - جس کی وجہ سے اگلے چند دنوں کا پروگرام ملتوی کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۵ فروری - لارڈ لائڈ وزیر نوآبادیات آج چل بسے - تین ہفتے ہوئے سردی لگ جانے سے بیمار ہوئے تھے ان کی عمر ساٹھ سال کی تھی - بمبئی کے گورنر اور مصر کے ہائی کمشنر رہ چکے تھے

لنڈن ۵ فروری - انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی اور اس کے مقبوضہ علاقہ پر چھاپے مارے - مغربی جرمنی میں جہاں کارخانے ہی کارخانے پھیلے ہوئے ہیں - خاص طور پر حملے کئے گئے - کئی بم نشانے پر بیٹھے۔

لنڈن ۵ فروری - مسٹر ونڈل ولکی آج برطانیہ سے امریکہ روانہ ہو گئے - روانگی سے قبل انہوں نے برسٹل کو دیکھا۔ اور کہا اسے جرمن بم تباہ نہیں کر سکے - یہاں اب بھی پہلی سی گہما گہمی ہے اور باقاعدہ کام ہو رہا ہے۔

لنڈن ۵ فروری - لیبیا میں انگریزی فوجیں بن غازی کی طرف بڑھ رہی ہیں - آج اٹلی کے سرکاری اعلان میں تسلیم کیا گیا ہے - کہ بن غازی پر زبردست چھاپا مارا گیا ہے - اریٹریا میں سوڈان کی حد سے ڈیڑھ سو میل آگے فوجیں بڑھ گئی ہیں - اطالویوں نے مان لیا ہے - کہ ان کی فوجیں نئے مورچوں پر پیچھے ہٹ گئی ہیں - ابی سینیا میں انگریزی فوجیں تیس میل آگے بڑھ گئی ہیں - اطالوی سومالی لینڈ میں سات میل آگے بڑھ گئی ہیں

لنڈن ۵ فروری - اٹلی کی شکستوں پر پردہ ڈالنے کے لئے جرمنی نے کہا ہے - کہ مصر اور لبیا موجودہ جنگ میں اہم مورچے نہیں ہیں - اور برطانیہ کی ان مورچوں پر کامیابی کوئی اہمیت نہیں رکھتی مگر دنیا جانتی ہے - کہ جب پچھلے دنوں ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات ہوئی تھی - تو کہا گیا تھا - کہ یہ ملاقات اس بات کی علامت ہے کہ سوئز پر حملہ ہونے والا ہے۔

لنڈن ۵ فروری - جرمنی کے ایک اخبار نے لکھا ہے - کہ اب تک تجربہ سے یہی ثابت ہوتا ہے - کہ بڑے جنگی جہاز پر قابو نہیں پایا جا سکتا - اور کھلے سمندر میں وہ اب بھی ایسا ہی کامیاب ہے جیسے پہلے تھا - اس سلسلہ میں یہ معلوم کرنا دلچسپی کا موجب ہوگا - کہ لڑائی شروع ہونے کے وقت برطانیہ کے پاس ۱۵ بڑے جنگی جہاز کام کر رہے تھے - اور ۹ تیار ہو رہے تھے - اب تک ایک ڈوبا ہے جرمنی کے پاس ۲ تیار تھے - اور ۴ تیار کئے جا رہے تھے - اٹلی کے پاس ۴ تیار تھے - اور ۴ تیار کئے جا رہے تھے اٹلی کے تین بڑے جہازوں کو اتنا نقصان پہنچ چکا ہے - کہ کئی ماہ تک کام نہ دے سکیں گے۔

لنڈن ۵ فروری - جنرل ویول جو اریٹریا کے مورچوں کا معائنہ کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے قاہرہ واپس پہنچ گئے ہیں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah